شذرات

۶ ستمبر سے ۲۳ ستمبر تک اپنے غیر مسلم ہمسایہ ملک کی جارحیت کے نتیجے میں مملکتِ پاکستان کو جن حالات سے گزرنا پڑا، کم و بیش انہی حالات سے برصغیر پاک و ہند کے مسلمانوں کو شاہ ولی اللہؒ، شاہ عبدالعزیزؒ، سید احمد شہیدؒ اور شاہ اسماعیل شہیدؒ کے زمانے میں گزرنا پڑا تھا چنانچہ ہمارے ان بزرگوں نے ان حالات کا جس طرح مقابلہ کیا۔ اور اسلام و مسلمان دشمن طاقتوں کے خلاف جمہور مسلمانوں کو جیسے دینی، اخلاقی اور سیاسی طور پر منظم کرنے کی کوشش کی، ہمارے علمائے کرام کے لئے اس میں ایک قابلِ تقلید مثال ہے۔

---

۶ ستمبر کو ہندوستان نے بغیر کسی اعلان جنگ کے تمام بین الاقوامی قاعدوں کی خلاف ورزی کرتے ہوئے مغربی پاکستان پر اچانک حملہ کر دیا۔ اس حملے کو ہماری بہادر فوجوں نے جس طرح ناکام بنایا۔ اور چند گھنٹوں کے اندر اس کی پیش قدمی روک دی۔ یقیناً دنیا کی جنگوں کی تاریخ میں یہ کارنامہ سنہرے حروف سے لکھا جائے گا، اور ہم پاکستانیوں کے لئے اس کی حیثیت ہمیشہ ایک ایسے مینار کی رہے گی جس سے نکلنے والی ایمان و یقین، عزم و ہمت اور دلاوری و شجاعت کی شعاعیں ملت کو نئی اور اقبال مند زندگی کی برابر نوید دیتی رہیں گی۔ اس موقع پر عوام اور خواص نے جن میں ظاہر ہے ہمارے علماء بھی شامل ہیں اسلام اور اس اسلامی مملکت کے لئے جس خلوص، محبت اور اس کے لئے سب کچھ نثار کر دینے کے جذبات کا مظاہرہ کیا۔ وہ بھی تاریخ میں آپ اپنی مثال ہے۔

جیسا کہ سب کو معلوم ہے حضرت شاہ ولی اللہؒ، حضرت شاہ عبدالعزیزؒ اور اس خانوادۂ علمی کے دوسرے بزرگ از اول تا آخر اصحاب درس و تدریس اور اربابِ طریقت و معرفت تھے۔ ان کا اوڑھنا بچھونا

علومِ دینی پڑھنا پڑھانا اور اُن پر لکھنا نیز عامہ خلائق کی رُوحانی اصلاح اور اُن کے نفوس کا تزکیہ تھا۔ یہ بزرگ دین کے عالم ہونے کے ساتھ ساتھ عارف بھی تھے۔ اور اُن کا یہی عرفان تھا، جو اُنھیں اُس تصوّر کی طرف لے گیا جس سے وسیع تر۔ بلند تر تصور آج تک اِنسانیت دریافت نہیں کر سکی، اور وہ وحدت الوجود کا تصور ہے۔ ان بزرگوں نے عقلاً اس تصور کو مانا اور اس کو اساس قرار دے کر اِسلام کی ایسی تعبیر فرمائی، جس کی وسیع پہنائیوں کے اندر پُوری کائنات اور اس پر مشتمل ساری مخلوقات آجاتی ہے۔

ہمارے یہ بزرگ اپنے افکار و نظریات میں اتنے وسیع المشرب تھے کہ اُن سے زیادہ وسیع المشرب اور کون ہوگا، لیکن جب اس سرزمین میں اِسلام پر حملہ ہُوا، اور ملّتِ اِسلامی کا وجود خطرات کے نرغے میں آیا، تو ہمارے ان بزرگوں نے درس و تدریس اور تزکیہ و تصفیہ نفوس کے ساتھ ساتھ جمہور مسلمانوں کی اجتماعی و سیاسی تنظیم کی طرح ڈالی۔ اور اس ضمن میں ایک ایسی دعوت کا آغاز کیا جو اس زمانے میں عمرانیات اور سیاسیات کے اصحابِ کار دیتے ہیں پھر آگے چل کر وہ دن بھی آیا کہ شاہ ولی اللہؒ جیسے عالم، صُوفی، عارف اور صاحبِ درس و تدریس کے جانشین صفِ جنگاہ میں پہنچتے ہیں۔ اور دشمنوں کے خلاف رزم آرا ہوتے ہیں۔

بے شک شاہ ولی اللہؒ کا دَور اور تھا۔ اور آج ہم جس دَور سے گزر رہے ہیں، اُس کی ضرورتیں اور تقاضے اور ہیں لیکن آپ نے دیکھا کہ کس طرح آج سے ڈیڑھ دو سو سال قبل ہمارے ان بزرگوں نے اپنی تمام دینی، تدریسی، رُوحانی اور باطنی سرگرمیوں کا رُخ اس طرف پھیر دیا تھا کہ جس طرح بھی ممکن ہو، برصغیر پاک و ہند میں مُسلمانوں اور اِسلام کا تحفظ کیا جائے۔

ہندوستان نے ۶ ستمبر کو پاکستان کے خلاف جو جارحانہ اقدام کیا، بظاہر قانونی طور پر لڑائی بند ہونے سے وہ ۲۳ ستمبر کو رُک گیا، لیکن پاکستان اور ہندوستان کے درمیان محض گزشتہ اٹھارہ سال سے نہیں جس کا نقطۂ عروج ۶ ستمبر تھا، بلکہ اِسلام اور ہندو ازم میں جب سے کہ اس سرزمین میں اِسلام بحیثیت ایک دین کے آیا ہے جو کشمکش ہو رہی ہے۔ وہ اب پُورا زور پکڑے گی۔ اور ضروری نہیں کہ یہ کشمکش ہمیشہ مسلح افواج کے ہی درمیان ہو۔ یہ کشمکش دو ضابطہ ہائے زندگی، دو نظریاتِ حیات اور، دو مختلف اصُول و مبادی کی ہے۔ اس میں ہندوستان ہر قسم کے ہتھیار استعمال کرنے کا فیصلہ کر چکا ہے۔ مادی، سائنسی، علمی اور نظریاتی۔

اس کشمکش میں سب سے مقدم چیز جس کا ہمیں خیال رکھنا ہوگا وہ یہ ہے کہ ہندوستان کی اس ہمہ جہتی یلغار کے خلاف ہمارا سب سے بڑا مورچہ ہماری یہ حکومت ہے۔ اس حکومت کی حفاظت اور تقویت آج ان حالات میں صحیح معنوں میں اسلام اور ملتِ اسلامی کی حفاظت اور تقویت ہے۔ ہر وہ اقدام جس سے ہماری حکومت مضبوط ہوتی ہے، نیکی ہے اس لئے عنداللہ ماجور ہے۔ دوسرے اس کشمکش میں ہمیں اپنے سارے وسائل سے، صرف مادی وسائل نہیں، بلکہ ذہنی، علمی، دینی، روحانی اور اخلاقی وسائل سے بھی، زیادہ سے زیادہ کام لینا ہوگا، پھر کہیں ہم اس قابل ہو سکیں گے کہ اپنے سے چار گنا بڑے دشمن کو ہر محاذ پر شکست دے سکیں۔ یہ شکست ہمیں اُسے میدان جنگ میں بھی دینی ہے، جیسا کہ ہم نے ابھی اُسے حال میں دی اور دوسرے محاذوں پر بھی۔

خدا کے فضل و کرم سے پاکستان میں دینی تعلیم کے اداروں کی کوئی کمی نہیں، اور بحمدہ ان میں برابر اضافہ بھی ہوتا جا رہا ہے، ضرورت ہے کہ ان اداروں میں جو کچھ پڑھایا جاتا ہے اور ان میں پڑھنے والے طالب علموں کو جس نہج پر تیار کیا جاتا ہے۔ نیز علماء و خطباء حضرات اپنے درسوں، وعظوں اور خطبوں میں جو کچھ فرماتے اور جن امور کی تلقین کرتے ہیں، ان سب میں وہ اس امر کو ملحوظ رکھیں کہ ہم ہندوستان سے برسرِ جنگ ہیں۔ اور یہ جنگ ایسی ہے جو عرصہ دراز تک لڑی جائے گی۔ صرف میدان ہائے کارزار میں نہیں۔ بلکہ زندگی کے ہر شعبے میں۔

اس جنگ میں کامرانی کے لئے ہمیں اپنے سوچنے کے انداز بدلنے ہوں گے۔ ایک حد تک رہنے سہنے کے ڈھنگ بدلنا ہوں گے۔ نصاب ہائے تعلیم کو تبدیل کرنا ہوگا۔ درس و تدریس کے طریقے بدلنا ہوں گے پھر کہیں ہم اپنی جمعیت کو اتنا مضبوط اور اپنی حکومت کو اتنا طاقت ور بنا پائیں گے کہ ہندوستان کو شکست فاش دے سکیں۔

ڈھائی سال کے بعد یہ پہلا موقع ہے کہ ہم گزشتہ ماہ کا شمارہ شائع کرنے سے قاصر رہے ہیں اس کا بڑا افسوس ہے۔ ایمرجنسی کی وجہ سے بعض ایسی مجبوریاں پیدا ہو گئیں کہ اکتوبر کا شمارہ نہ نکل سکا یہ اکتوبر اور نومبر کا شمارہ ہے۔ ہم انشاء اللہ ۸۰ صفحے کی یہ کمی عنقریب پوری کر دیں گے۔